كشف الغمة في عقائد اهل السنة

عقائدِ اہلسنّت

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا
ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی مدظلہ

تنظیم نوجوانانِ اہلسنّت

جامع مسجد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بھاٹی گیٹ، لاہور، پاکستان

سلسلہ اشاعت نمبر(۲۸)

بیاد : امام الائمہ ' سراج الامہ ' کاشف الغمہ ' سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ و
اعلیحضرت ' امام اہلسنّت ' مولانا الشاہ احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

زیرنگرانی	--------	حافظ محمد شاھد اقبال
نام کتاب	--------	عقائد اہل سنت
تصنیف	--------	شیخ التفسیر ' علامہ مولانا محمد فیض احمد اویسی بہاولپور
سن طباعت	--------	جمادی الاخریٰ ۱۴۱۸ھ ' اکتوبر ۱۹۹۷ء
تعداد	--------	ایک ہزار (۱۰۰۰)
صفحات	--------	۴۸
نوٹ:		شائقین مطالعہ ۸ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے طلب کر سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:

تنظیم نوجوانان اہلسنت

جامع مسجد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

بازار حکیماں ' بھاٹی گیٹ ' لاہور ' پاکستان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

امابعد! آخرت میں نجات صرف اور صرف عقائد صحیحہ سے ہوگی ' اعمال صالحہ نہ بھی ہوں تب بھی عقائد صحیحہ کی وجہ سے نجات ممکن ہے ' اگر عقیدہ میں گڑ بڑ ہوگی تو اعمال صالحہ پہاڑوں برابر ہوں ' تب بھی کام نہ آئیں گے۔ اس کی تحقیق و تفصیل فقیر نے کتاب "نجات کا مدار عقائد صحیحہ پر" میں کر دی ہے۔ یہاں صرف ایک حدیث شریف پر اکتفا کرتا ہوں۔

سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ہم جنگ حُنین میں تھے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کلمہ گو کے متعلق فرمایا کہ یہ دوزخی ہے اور جب جنگ شروع ہوئی ' تو وہ شخص کافروں سے خوب لڑا اور خوب جوہر دکھائے۔ یہ منظر دیکھ کر ایک صحابی نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا ' یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس شخص کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ یہ دوزخی ہے ' وہ تو اسلام کی طرف سے کافروں کے ساتھ خوب لڑ رہا ہے حتیٰ کہ وہ زخموں سے چور ہو چکا ہے۔ یہ سن کر فرمایا ' ہاں! خبردار! بے شک وہ دوزخی ہے ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن کر قریب تھا کہ کچھ لوگ شک و شبہ میں مبتلا ہو جاتے ' اسی اثنا میں شخص مذکور کو جب زخموں کی تکلیف زیادہ ہوئی تو اس نے خودکشی کر لی اور حرام موت مر گیا (خودکشی اگر کسی کلمہ گو مسلمان نے بدبختی سے کی ' تو وہ کافر نہیں فاسق و فاجر ہے ' اگر وہ خودکشی کی وجہ سے جہنم میں جائے بھی ' تب

٨- خدا تعالیٰ کی رضا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضا ہے اور حضور علیہ السلام کی رضا خدا تعالیٰ کی رضا ہے۔

٩- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت خدا تعالیٰ کی اطاعت ہے' اور حضور علیہ السلام کی بے ادبی اور گستاخی خدا تعالیٰ کی بے ادبی اور گستاخی ہے۔

١٠- اللہ تعالیٰ نے شب اسرا کے دولہا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو حالت بیداری میں معراج شریف کرائی' جو نہ مانے' وہ گمراہ ہے۔

١١- خدا تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو کچھ ہو چکا تھا' اور جو کچھ قیامت تک ہونا ہے' ان سب کا علم بتا دیا ہے' اسے علم غیب کلی کہا جاتا ہے۔

١٢- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب چاہیں' جس وقت چاہیں' جہاں چاہیں تشریف لا سکتے ہیں اور لاتے رہتے ہیں۔ خوش بخت لوگوں کو خواب اور بیداری میں زیارت ہوتی رہتی ہے۔

١٣- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قبر انور میں زندہ ہیں' ہماری آواز سنتے اور جواب دیتے ہیں' اور دکھی امت کی مشکل بھی حل فرماتے ہیں۔

١٤- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر جس طرح ظاہری زندگی میں فرض تھی' اب بھی اسی طرح فرض ہے۔

١٥- حضور سرور عالم ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن ہیں' یعنی آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا' آپ کے بعد جو کسی کو نبی مانے' وہ کافر ہے۔

١٦- حضور سرور عالم ﷺ تمام مخلوق سے افضل ہیں' جو کمالات دوسروں کو نصیب ہوتے ہیں' وہ سب آپ میں ہیں۔

١٧- جو حضور سرور عالم ﷺ کے کسی قول اور فعل و عمل کو حقارت سے دیکھے' وہ کافر اور واجب القتل ہے۔

١٨- حضور سرور عالم ﷺ کے نام نامی اسم گرامی پر 'صلعم' صللم لکھنا ناجائز و گناہ ہے' صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پورا درود شریف لکھنا چاہیے۔ اس کی تحقیق فقیر کے رسالہ "کراہت صلعم" میں دیکھیں۔

١٩- حضور سرور عالم ﷺ کے دشمنوں سے عداوت رکھنی چاہیے۔ خواہ وہ باپ ہو یا بیٹا' بھائی بہن ہو یا کوئی' خاندان کا ہو یا کوئی اور

٢٠- حضور نبی پاک ﷺ اللہ تعالیٰ کے مظہر اتم ہیں' اسی لیے آپ کو حاضر و ناظر ماننا چاہیے' کہ آپ کے کمالات میں سے یہ بھی ایک کمال ہے۔

عقائد خلافت

١- سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد تمام انسانوں سے افضل ہیں۔ پھر عمر فاروق' پھر عثمان غنی' پھر علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اس کے برعکس اگر کوئی حضرت علی المرتضیٰ کو افضل مانے' وہ گمراہ ہے۔ ان چاروں حضرات کی فضیلت بہ ترتیب خلافت ہے' یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو افضل تھا' اسی کو پہلے خلافت ملی۔

٢- چاروں خلفاء راشدین کے بعد بقیہ عشرہ مبشرہ و حسنین کریمین و اصحاب بدر و اصحاب بیعت الرضوان افضل صحابہ ہیں۔

٣- کسی بھی صحابی کے ساتھ بد عقیدگی رکھنا گمراہی ہے۔ مثلاً سیدنا امیر معاویہ و حضرت ابوسفیان اور حضرت ہندہ اور حضرت عمرو بن العاص و حضرت مغیرہ بن شعبہ و حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایسے ہی حضرت وحشی جنہوں نے سیدنا حمزہ کو شہید کیا' لیکن وہ اسلام لانے سے پہلے کا تھا' اسلام لانے کے بعد بڑے خبیث اور مسیلمہ کذاب ملعون کو واصل جہنم کیا' ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی کرنا برا ہے' اور اس کا قائل رافضی اور کافر ہے۔

٧- صحابۂ کرام کے درمیان جو واقعات ہوئے ان میں پڑنا حرام حرام سخت حرام ہے۔ مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب اپنے آقا و مولا حضور پر نور محمد مصطفیٰ ﷺ کے عاشق پروانے اور سچے غلام تھے۔

٨- اہل بیت عظام و صحابۂ کرام نبی نہ تھے اور نہ ہی رسول تھے' نہ ہی فرشتہ تھے کہ معصوم ہوں' ان میں سے بعض سے اگر کچھ لغزشیں بھی ہوئیں تو ان پر گرفت کرنا اللہ اور رسول کے فرمان کے خلاف ہے۔ سورۂ حدید میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کے حق میں

لوگ عاجز و حیران ہیں، ضرور وہ خدا کا بھیجا ہوا ہے۔ چاہے ضدی دشمن نہ مانے مگر دل یقین کر ہی لیتا ہے، اور عقل والے ایمان لے آتے ہیں۔ کوئی جھوٹا نبوت کا دعویٰ کر کے ہرگز معجزہ نہیں دکھا سکتا، قدرت اس کی تائید نہیں فرماتی، ہمارے حضور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات بہت ہیں، سب سے زیادہ مشہور معراج شریف کا معجزہ ہے۔ حضور رات کے تھوڑے حصہ میں مکہ معظمہ سے بیت المقدس تشریف لے گئے، وہاں انبیاء علیہم السلام کی امامت فرمائی، بیت المقدس سے آسمانوں پر تشریف لے گئے، اللہ تعالیٰ کے قرب کا وہ مرتبہ پایا کہ کبھی کسی انسان یا فرشتے نبی یا رسول نے نہیں پایا تھا، خداوند عالم کا جمال پاک اپنی مبارک آنکھوں سے دیکھا، کلام الٰہی سنا، آسمان و زمین کے تمام ملک ملاحظہ فرمائے، جنتوں کی سیر کی، دوزخ کا معاینہ فرمایا، مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک راہ میں جو قافلے ملے تھے، صبح کو ان کے حالات بیان فرمائے۔

عقائد و مسائل مدلل

غیب

اللہ تعالیٰ نے انبیاء و اولیاء کو بہت علوم غیبیہ بالخصوص ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علوم کلی سے نوازا ہے۔ قرآن و احادیث میں اس کے کافی ثبوت موجود ہے۔

قرآن:

۱۔ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ"

"غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے" (پ ۲۸، ع ۱۴)

۲۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ

عَظِيْمًا

"اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے"

(پ ۵، ع ۱۴)

احادیث

۱۔ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

"قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَ اَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ"

"ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر مخلوق کی ابتداء سے لے کر جنتیوں اور دوزخیوں کے اپنی اپنی منزلوں میں داخل ہونے تک کی ہم کو خبر دی۔ یاد رکھا اس کو جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا"

(صحیح بخاری شریف، ص ۴۵۳، مشکوۃ شریف، ص ۵۰۶)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ۔

"ہم میں رسول کریم ﷺ کھڑے ہو کر اس مقام پر ہی آپ نے قیامت تک ہونے والی کسی چیز کو نہیں چھوڑا مگر اسے بیان فرمایا، تو اس کو جس شخص نے یاد رکھا، یاد رکھا، اور جس نے بھلا دیا، بھلا دیا"

(صحیح مسلم شریف، کتاب الفتن، ص ۳۹۰، ج ۲، مشکوۃ شریف ص ۴۶۱)

۳۔ حضرت ابوزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: